سوال

حرام امور کے لیے استعمال کرنے والوں کو دوکانیں کرایہ پر دینا۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ان لوگوں کو دوکانیں اور گودام کرایہ پر دینے کے بارے میں کیا حکم ہے جو حرام اشیاء مثلاً آلات لہو ولعب فروخت کرتے ہوں یا وہ گانوں کی کیسٹیں، سگریٹ یا مخالف شریعت مجلات وغیرہ فروخت کرتے ہوں یا انہوں نے حجامت کی دوکانیں بنائی ہوں؟

نیز ان لوگوں کو عمارات اور گھر کرایہ پر دینے کے بارے میں کیا حکم ہے، جو وہاں آلات لہو پر جمع ہوتے ہوں جس سے نماز میں سستی یا ترک لازم آتا ہو، نیز اس مال کا کیا حکم ہے جو پراپرٹی آفس ایسے لوگوں کو کرایہ پر عمارت دلوا کر وصول کرتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے لوگوں کو دوکانیں یا گودام کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے جو ان میں حرام اشیاء بیچیں یا سٹور کریں کیونکہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ۲ سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

اسی طرح ان لوگوں کو بھی دوکانیں کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے جو داڑھیاں مونڈتے ہیں کیونکہ داڑھی مونڈنا حرام ہے اور انہیں دوکانیں کرایہ پر دینے میں حرام کام پر اعانت اور سہولت فراہم کرنا ہے۔

اسی طرح ان لوگوں کو بھی گھر وغیرہ کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے جو فعل حرام یا ترک واجب کے لیے جمع ہوتے ہوں، لیکن رہائش کے لیے مکان کرایہ پر دینا جائز ہے۔ اور اگر اس میں رہنے والا کسی معصیت یا ترک واجب کا ارتکاب کرے تو اسے گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے تو اسے مکان رہائش کے لیے دیا ہے، معصیت یا ترک واجب کے لیے نہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(انما الاعمال بالنیات' وانما لکل امری ما نوي) (صحیح البخاري' بدء الوحی' باب کیف کان بدء الوحی ح:1 وصحیح مسلم' الامارة' باب قوله صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیة ح:1907)

"تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔"

"اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی ہے جو اس نے نیت کی۔"

جب دوکانوں، گوداموں اور گھروں کو کرایہ پر دینا حرام ہے تو ان سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حرام ہے۔ پراپرٹی دفتر والے اپنی محنت اور کوشش کا ان سے جو معاوضہ لیتے ہیں وہ بھی حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(ان اللہ اذا حرم شیئا حرم ثمنہ) (سنن ابی داود' البیوع' باب فی ثمن الخمر والمیتۃ' ح:3488 ومسند احمد: 1/247 ودار قطنی: 3/7 ح: 2791 واللفظ لہ)

"بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دے دیتا ہے۔"

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے رزق کو پاک کر دے اور اسے اپنی اطاعت کے لیے مددگار بنا دے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص549

محدث فتویٰ